ابوعبید الجوزجانی کی تلخیص رسالہ در ارثماطیقی

جناب شبیر احمد خاں صاحب غوری ایم، اے، ایل ایل، بی۔ رجسٹرار امتحانات عربی وفارسی اُترپردیش

کتب خانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ میں ابوعبید عبدالواحد الجوزجانی کا ایک رسالہ ہے جس کا عنوان "رسالہ در علم ریاضی ازتالیف عبدالواحد جوزجانی" ہے' غالباً اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں ہے (نمبر ۹۵۹۹ جزء ۱۱×) جس کی نشاندہی فہرست نگار نے "رسائل عبدالواحد الجوزجانی" کے نام سے کی ہے (ان کی تفصیل آگے آرہی ہے) میرے محترم دوست مولانا شاہ شبیر عطا صاحب نے ندوہ کے اس نادر جواہر پارہ کے مقدمہ کو نقل کرکے بھیجا ہے جس کے لئے میں ان کا شکر گذار ہوں، ذیل میں اس کا تعارف کرایا جارہا ہے۔

مصنف ابوعبید عبدالواحد الجوزجانی کا حال تاریخ وتراجم کی متداول کتابوں میں نہیں ملتا۔ پھر اس زمانہ میں جبکہ قدیم کے ساتھ ہمارے رشتہ کی کڑیاں بہت کچھ شکست ہوچکی ہیں" جوزجانی "قسم کی نسبتیں ہمارے لئے بہت کچھ غیر مانوس ہوگئی ہیں، اس لئے مصنف کے حالات سے پہلے اُس کے وطن کا تعارف ضروری ہے۔

اسی طرح موضوعِ کتاب کے تعارف کے ساتھ ساتھ یہ بھی مستحسن معلوم ہوتا ہے کہ اس فن کی تاریخ میں زیرنظر کتاب کا کیا مقام ہے۔

جوزجان | مصنف (ابوعبید جوزجانی) "جوزجان" کا رہنے والا تھا۔

قرونِ وسطیٰ میں ایران کا مشرقی صوبہ خراسان تھا جو آج کے خراسان سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔ عرب جغرافیہ نویس سہولت کیلئے اس وسیع صوبہ کو چار بڑے حصوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ ہر حصّہ "ربع" کہلاتا تھا، یعنی ربع مرو ربع نیساپور، ربع ہرات اور ربع بلخ۔ موخر الذکر (ربع بلخ) اس صوبے کے شمال مشرق میں واقع تھا، یہ "ربع" دارالحکومت شہر بلخ اور اُس کے مضافات کے علاوہ دو علاقوں میں منقسم تھا۔ مشرقی علاقہ طخارستان کہلاتا تھا اور

غربی جوزجان (جسے کبھی جوزجانان" بھی کہتے تھے) اسی علاقہ سے ہوکر مروالرود سے بلخ جانے والی سڑک گذرتی تی، اس علاقے کے بڑے بڑے شہر طالقان، میمنہ، فاریاب (ظہیر فاریابی کا وطن) شبورقان، انبار وغیرہ تھے۔

اسی جوزجان کا باشندہ ابوعبید الجوزجانی تھا، جس کا نام انگریزی سے نقل ہوکر "جزجانی" پڑھا جاتا ہے۔ اور اس طرح اس غلط فہمی کا باعث بن جاتا ہے کہ یہ "جرجانی" (برائے مہملہ) کی تصحیف ہے۔

بہرحال جوزجان ایک بہت بڑا اور وسیع ملک تھا جو جرجان سے قطعاً مختلف تھا۔

ابوعبید جوزجانی کے حوالے عبدالواحد الجوزجانی کے حالات تاریخ و تراجم کی عام کتابوں میں مذکور نہیں ہیں، مگر جہاں بھی شیخ بوعلی سینا کے حالات ملتے ہیں ضمناً ابوعبید الجوزجانی کے حالات بھی مذکور ہوتے ہیں۔

شیخ نے اپنی خود نوشت سوانح عمری لکھی تھی جو پیدائش سے لیکر سفر جرجان (۴۰۳ھ) تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ شیخ محمود غزنوی کے خوف سے ۴۰۲ھ میں جرجانیہ خوازرم سے بھاگ کر جرجان پہونچا، جہاں وہ شمس المعالی قابوس بن وشمگیر کے دربار میں باریاب ہونے کے ارادے سے گیا تھا مگر اسی اثناء میں جرجان کے اندر بغاوت ہوگئی اور فوج نے اُسے معزول کرکے قید کردیا جہاں کچھ دن بعد اُس نے وفات پائی، شیخ مایوس ہوکر دہستان پہونچا مگر شدید بیماری نے آگھیرا اور مجبور ہوکر پھر جرجان آیا۔ اسی زمانہ میں ابوعبید جوزجانی آکر اُس کے حلقۂ درس میں شریک ہوا شیخ کی خود نوشت سوانح عمری یہاں پر ختم ہوجاتی ہے۔ ابن ابی اُصیبعہ اُس سے نقل کرتا ہے:۔

ثم دعت الضرورة الى الانتقال الى نسا ومنها...... الى جرجان وكان قصدى الامير قابوس فاتفق فى اثناء هذا اخذ قابوس وحبسه فى بعض القلاع وموته هناك ثم مضيت الى دهستان ومرضت بها مرضاً صعباً وعدت الى جرجان فاتصل ابوعبيد الجوزجانى بى :[1]

پھر ضرورت و مصلحت جرجانیہ سے) نسا کی طرف جانے کیلئے دامنگیر ہوئی اور وہاں سے ...... مختلف مقامات ہوتے) جرجان جانے کیلئے (شیخ کہتا ہے) کہ میرا مقصد قابوس بن وشمگیر کے پاس جانے کا تھا مگر اسی اثناء میں ایسا اتفاق ہوا کہ قابوس (اپنے درباریوں کے ہاتھوں گرفتار ہوگیا اور انھوں نے اُسے کسی قلعہ میں قید کردیا جہاں وہ مرگیا۔ پھر میں وہاں سے دہستان چلا گیا جہاں بہت زیادہ بیمار ہوگیا پھر جرجان واپس لوٹا۔ پس ابوعبید جوزجانی مجھ سے آکر ملا۔

[1] طبقات الاطباء جلد دوم ص۲

اس کے بعد کے حالات اسی نئے شاگرد ابوعبید نے لکھے ہیں، چنانچہ ابن ابی اُصیبعہ ابوعبید الجوزجانی سے نقل کرتا ہے:۔

"قال ابو عبید الجوزجانی صاحب الشیخ الرئیس: فھذا ما حکی لی الشیخ من لفظہ ومن ھھنا شاھدت انا من احوالہ[1]" ابوعبید جوزجانی شاگرد شیخ الرئیس نے کہا ہے: یہ وہ ہے جو شیخ نے اپنی زبان سے مجھ سے بیان کیا۔ اور یہاں سے (میں وہ تحریر کردہا ہوں جو) میں نے اس کے حالات دیکھے ہیں۔

اس طرح شیخ بوعلی سینا کی سوانح عمری مرتب ہوئی، بعد کے تذکرہ نگار و مؤرخین نے شیخ کے حالات زندگی اسی رسالے کی مدد سے لکھے ہیں: سب سے پہلے بیہقی نے "تتمہ صوان الحکمہ" میں انہیں بیان کیا۔ (لاہور ایڈیشن صفحہ ۳۸ - ۶۱) تتمہ صوان الحکمہ کو شہرزوری نے نزہتہ الارواح میں سرقہ کرلیا بالخصوص شیخ بوعلی سینا کا ترجمہ چند جزوی اختلافات کے علاوہ وہی ہے جو بیہقی نے تتمہ صوان الحکمہ میں نقل کیا ہے۔ ساتویں صدی میں ابن القفطی نے "اخبار العلماء باخبار الحکماء" میں (مصری ایڈیشن صفحہ ۲۶۸-۲۷۸) میں اور ابن ابی اصیبعہ نے "عیون الانباء فی طبقات الاطباء" (جلد ثانی صفحہ ۲ - ۲۰) میں نقل کیا۔

تتمہ صوان الحکمہ کو ڈاکٹر محمد شفیع نے ۱۹۳۳ء میں لاہور سے اسی نام (تتمہ صوان الحکمہ) کے ساتھ شائع کیا۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۴۶ء میں دمشق سے "تاریخ حکمائے اسلام" کے عنوان سے شائع ہوا۔ صوان الحکمہ کا ترجمہ "درۃ الاخبار" کے نام سے فارسی میں ہوا تھا۔ یہ ترجمہ اورنیٹل کالج میگزین (۱۹۲۹ء) میں شائع ہوا۔ شہرزوری کی "نزہتہ الارواح وروضۃ الافراح" ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ اس کا ایک بہت اچھا نسخہ ڈاکٹر محمد شفیع نے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے کتب خانہ میں بتایا ہے۔ "نزہتہ الارواح" کا ترجمہ بھی فارسی میں ہوچکا ہے، مؤرخین میں صاحب حبیب السیر نے تتمہ صوان الحکمہ (یا نزہتہ الارواح) نیز چہار مقالہ کی مدد سے شیخ کی مبسوط سوانح عمری بیان کی ہے۔

ان تمام کتابوں کے اندر شیخ بوعلی سینا کے تذکرہ کے ضمن میں ابوعبید عبدالواحد الجوزجانی کا حال بھی آ جاتا ہے مستقل ترجمہ صرف ابوالحسن علی بن زید البیہقی نے "تتمہ صوان الحکمہ" میں دیا ہے (لاہور ایڈیشن صفحہ ۹۳-۹۴) جو آگے آرہا ہے۔

---

[1] طبقات الاطباء جلد دوم صفحہ ۹

ابوعبید الجوزجانی بیہقی تتمہ صوان الحکمہ میں ابوعبید جوزجانی کے متعلق صرف اسی قدر لکھتا ہے :-

"الفقیہ الحکیم ابوعبید عبدالواحد الجوزجانی فقیہ و حکیم ابوعبید جوزجانی : شیخ بوعلی سینا کے خاص شاگردوں
کان من خواص ابی علی واجلاس مجلسہ وندمائہ میں سے تھا اُس کا ہم جلیس اور ندیم - اُسی نے شیخ کو کتاب الشفاء
وخدمہ وھوالذی اعان اباعلی علی جمع کتاب کی تحریر و تدوین میں مدد دی تھی، (آمادہ کیا تھا) اور اُسی نے کتاب النجاۃ
الشفاء الحق بآخر النجاۃ والرسالۃ العلائیۃ اور دانش نامۂ علائی کے آخر میں ریاضیاتی علوم کا اضافہ کیا ہے -
طرفاً من العلوم الریاضیۃ وفسر مشکلات القانون قانون فی الطب کے مشکل مقامات کی شرح و توضیح کی ہے اور رسالہ
وشرح رسالۃ حی بن یقظان وصنف بالفارسیۃ حی بن یقظان کی شرح لکھی ہے - نیز فارسی زبان میں کتاب الحیوان
کتاب الحیوان ومنہ نسخۃ بخزانۃ النظامیۃ بنیسابور - لکھی ہے - جس کا ایک نسخہ نیشاپور کی نظامیہ لائبریری میں موجود ہے -
ولم یوجد فی تلامذۃ ابی علی اقل بضاعۃ منہ - شیخ کے شاگردوں میں سب سے بے مایہ وہی تھا - میں نے اپنے
وسمعت بعض اساتذتی انہ قال الحکیم ابوعبید بعض اُستادوں کو کہتے سُنا ہے کہ ابوعبید شیخ بوعلی سینا کی مجلس میں مرید
کان فی مجلس ابی علی شبہ مرید لاشبہ تلمیذ مستفید - کا درجہ رکھتا تھا نہ کہ استفادہ کرنے والے شاگرد کا -

اس کے بعد بیہقی نے ابوعبید کے مقولے نقل کئے ہیں -

ویسے ابوعبید کی زندگی بالخصوص ۴۰۳ھ سے شیخ کی وفات (۴۲۸ھ) تک شیخ کی سوانح حیات کا گویا ایک ملخص ایڈیشن" ہے -

ابوعبید الجوزجانی ۴۰۳ھ میں شیخ کے حلقۂ درس میں آکر شامل ہوا اور بہت جلد اپنی خدمت و اطاعت گذاری سے اُس کا معتمد علیہ بن گیا - شیخ جرجان میں اُس مکان کے اندر مقیم تھا جو ابومحمد الشیرازی نے اُس کیلئے خرید اتھا - ابوعبید روزانہ اُس کے یہاں حاضر ہوتا اور مجسطی پڑھتا نیز منطق پر شیخ اُسے نوٹس لکھاتا - کچھ دن بعد شیخ جرجان سے رے پہونچا جہاں فخرالدولہ کی بیوہ سیدہ اور اُس کے بیٹے مجدالدولہ دیلمی کی خدمت میں باریاب ہوا - یہاں سے بعض حالات کی بنا پروہ قزوین منتقل ہونے پر مجبور ہوا اور وہاں سے ہمدان پہونچا جہاں کچھ عرصہ بعد شمس الدولہ کا وزیر ہو گیا مگر فوج خلاف ہو گئی بڑی مشکل سے شیخ کی جان بچی اور وہ دوبارہ وزیر بنایا گیا -

اس تمام عرصہ میں ابوعبید شیخ کے ہمراہ رہا - یہاں اُس نے شیخ سے ارسطو کی کتابوں کی شرح کی فرمائش کی -

شیخ کو اس کی فرصت نہ تھی پھر بھی ابو عبید کے اصرار سے اُس نے "کتاب الشفا" لکھنا شروع کی، دن میں وزارت کے کاموں کی وجہ سے فرصت نہیں ملتی تھی لہٰذا درس و تدریس رات کو ہوا کرتے تھے۔ شفا کو ابو عبید پڑھا کرتا تھا اور قانون کو دوسرے شاگرد باری باری سے پڑھا کرتے۔ درس کے بعد گانے بجانے کی محفل منعقد ہوا کرتی۔

شمس الدولہ کے بعد اس کا بیٹا سماء الدولہ تخت نشین ہوا۔ اُس نے بھی قلمدانِ وزارت شیخ کے سپرد کرنا چاہا مگر اُس نے انکار کر دیا اور راندر ہی اندر علاء الدولہ بن کاکویہ سے خط و کتابت شروع کر دی، اس زمانہ میں شیخ ابو غالب عطار کے مکان میں چھپا ہوا تھا۔ اس پریشانی و انتشارِ فکر کے زمانہ میں ابو عبید نے شیخ سے "کتاب الشفاء" کو سرحدِ تکمیل تک پہونچانے کی درخواست کی، شیخ کو شاگردِ عزیز کی خاطر ہر طرح منظور تھی، بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ کوئی کتاب پاس نہ تھی مگر کتاب کا جزء الٰہیات اور جزء طبیعیات (باستثنائے کتاب النبات و کتاب الحیوان) مکمل کر دیا۔ اُس کے بعد جزء منطق شروع کیا۔ اتنے میں اُس کی خفیہ خط و کتابت کا راز کھل گیا اور گرفتار کر کے قلعہ فردجان میں قید کر دیا گیا جہاں وہ چار مہینہ رہا۔ اتنے میں علاء الدولہ نے ہمدان پر حملہ کر کے سماء الدولہ اور تاج الملک کو شکست دی اور وہ دونوں قلعہ فردجان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے، علاء الدولہ کی واپسی پر یہ لوگ شیخ کو لیکر ہمدان پہونچے جہاں وہ شفاء کے جزء منطق کی تصنیف میں مشغول ہو گیا، تاج الملک نے شیخ کو بہلانے پھسلانے کی ہر طرح کوشش کی مگر وہ قابو میں نہ آیا۔ اور چند روز بعد بھیس بدل کر اصفہان کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس سفر میں جو لوگ اُس کے ہمراہ تھے اُن میں شیخ کے بھائی کے علاوہ ابو عبید جوزجانی خاص طور سے قابلِ ذکر ہے، بڑی صعوبتوں کے بعد اصفہان پہونچے یہاں ضرورت سے زیادہ شیخ کی تعظیم و تکریم ہوئی۔

لیکن ابو عبید کو اپنے کام سے کام تھا، اُس نے شیخ کو شفاء کی تکمیل کی یاد دلائی اور وہ اس کام میں مشغول ہو گیا۔ جزء منطق اور جزء ریاضیات کے حصۂ ہیئت کو مکمل کیا۔ ریاضیات کے باقی ابواب یعنی حساب، ہندسہ اور موسیقی کے مسائل کی وہ پہلے ہی تکمیل کر چکا تھا۔

غالباً شیخ کے ایماء سے علاء الدولہ نے ہمدان پر دوبارہ حملہ کیا، دوران سفر میں تقاویم معمولہ کی خرابیوں کا ذکر آیا تو علاء الدولہ نے شیخ کو رصدگاہ قائم کرنے اور ہیئتی مشاہدات کا حکم دیا۔ شیخ نے اس کام کے سلسلے میں آلات کی خریداری اور کاریگروں کی فراہمی کا کام ابو عبید جوزجانی ہی کے سپرد کیا۔ رصدگاہ کے انتظام و اہتمام کے فرائض

اُس نے آٹھ سال انجام دیئے چنانچہ ابن ابی اُصیبعہ اُس سے نقل کرتا ہے:-

"وبقیت انا ثمان سنین مشغولاً بالرصد وکان غرضی تبیین ما یحکیہ بطلمیوس عن قصتہ فی الارصاد - فتبین لی بعضہا"[1]

میں آٹھ سال رصد بندی کے کام میں مشغول رہا اور میرا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ بطلیموس نے اپنے فلکی مشاہدات کے بارے میں لکھا ہے اس کی وضاحت دریافت کروں، پس اُن میں سے بہت سی باتیں میرے لئے ظاہر ہوگئیں۔

اس طرح یہ شیخ کا جاں نثار شاگرد شفیق اُستاد کے دم آخر تک اُس کے ساتھ رہا۔

۴۲۸ھ میں شیخ نے وفات پائی، اس کے انتقال کے بعد عقیدت مند شاگرد نے اُستاد کی سب سے بڑی خدمت جو انجام دی وہ اُس کی تصانیف کی ترتیب و تدوین تھی، شیخ کی عادت تھی کہ جو کتاب کسی کے ایماء سے لکھتا اس کا مسودہ اُسے ہی دیدیتا اپنے پاس کچھ نہ رکھتا۔ ضرورت مند ان کتابوں کے صرف اُنھیں حصّوں کو نقل و روایت کرتے جن سے اُنہیں دلچسپی ہوتی، اس طرح غیر دلچسپ حصص ضائع ہوگئے۔ ابو عبید نے ان ضائع شدہ حصص کے کسی طرح بازیافت کی کوشش کی۔ ان میں سے دو کتابوں پر جیسا کہ بیہقی نے لکھا ہے اُس نے زیادہ محنت کی: نجاۃ اور دانش نامہ علائی کے جزء ریاضیات مفقود ہوچکے تھے۔ ابو عبید نے ان کے بدل اضافہ کئے، دانش نامہ علائی کے جزو ریاضیات کی تتمیم کے سلسلہ میں اُس نے جو کچھ کوشش کی اُس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

ابو عبید کی تصانیف کی فہرست بیہقی نے دی ہے، نجاۃ اور دانش نامہ کے جزء ریاضیات کی تتمیم کے علاوہ جنھیں اُس نے خود شیخ ہی کی کتابوں کی مدد سے مرتب کیا اُس کی مندرجہ ذیل کتابیں بتائی ہیں۔

۱- مشکلات القانون کی تفسیر۔

۲- شرح رسالہ حی بن یقظان (حی بن یقظان کو شیخ نے قلعہ فردجان کی قید کے زمانہ میں تصنیف کیا تھا) ۳- کتاب الحیوان بزبان فارسی۔

ان کے علاوہ برٹش میوزیم میں اُس کا ایک اور رسالہ ہے جس کا عنوان ہے "رسالہ در ممکن الوجود" ایک دوسرے رسالہ کا عنوان ہے فہرست رسائل ابن سینا، شیخ کی سوانح عمری، اُس کا بڑا واجب الشکر کارنامہ ہے۔

---

[1] طبقات الاطباء لابن ابی اُصیبعہ جلد ثانی صفحہ ۸۔

ان کے علاوہ اُس نے "ارثماطیقی شفا" کو بھی مختصر کیا تھا۔ (تفصیل آگے آئے گی)

دانش نامہ کا رسالہ در ارثماطیقی
شیخ نے شفا کو چار فنون میں لکھا تھا: منطق، ریاضیات، طبیعیات اور الٰہیات یہی طریقہ اُس نے دوسری کتابوں کی تصنیف میں ملحوظ رکھا مثلاً نجاۃ، دانش نامہ علائی وغیرہما، لیکن عام شائقین کو ان فنونِ اربعہ میں سے صرف منطق، طبیعیات اور الٰہیات کے ساتھ دلچسپی ہوتی ہے، ریاضیات کے اشکال کی بنا پر یہ فن عام اذہان کیلئے عسیر الفہم ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شفا، نجاۃ، دانشنامہ علائی وغیرہ کے نسخوں میں صرف منطق، طبیعیات اور الٰہیات ہی کے فن ملتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے شیخ کی عادت تھی کہ جس کے ایما سے کوئی کتاب لکھتا اُس کا مسودہ اُسے ہی دیدیتا، اپنے پاس کچھ نہ رکھتا، شائقین ان میں سے صرف اُنہیں حصص کو نقل کرتے جن سے دل چسپی ہوتی، بقیہ حصے بے توجہی سے ضائع ہو جاتے، یہ اُفتاد خاص طور سے دانش نامہ علائی کے جزو ریاضیات پر پڑی چنانچہ ابو عبید جوزجانی اس رسالے کے مقدمہ میں کہتا ہے:۔

"چنیں گوید خواجہ بزرگ وار عبد الواحد محمد (الجوزجانی ؟) رحمۃ اللہ علیہ کہ آنگاہ کہ من بخدمت خواجہ رئیس قدس اللہ روحہ بودم حریص بودم بر جمع کردن تصانیف او و بدست آوردن آں، زیرا کہ خواجہ رئیس را عادت چناں بود کہ آنچہ تصنیف کردے، بداں کس دادے کہ ازوے خواستہ بودے، واز بہر خویش نسخہ نگرفتے۔ واز بزرگ تصانیف او دانش نامہ علائی است، وآنچہ درو از ریاضیات بکرد ضائع شدہ بود وبدستم نیفتاد"

کتاب کے اس ضائع شدہ حصے کی بازیافت کی کوشش ابو عبید جوزجانی نے کی جس کی تفصیل آگے آرہی ہے، مگر اس سے پیشتر یہ جاننا ضروری ہے کہ قدیم زمانہ میں (یعنی متاخر یونانی علماء حکماء اسلام اور قرونِ وسطیٰ کے یورپی فضلاء کے یہاں) فنِ ریاضی چار قسموں میں منقسم تھا: حساب، ہندسہ، ہیئت اور موسیقی، شیخ نے ان میں سے آخر کی تین قسموں پر متعدد چھوٹے بڑے رسالے لکھے تھے لیکن غالباً اول الذکر (علم الحساب ارثماطیقی) پر کوئی مختصر رسالہ نہیں لکھا۔

بہرحال شیخ کی وفات پر جب ابو عبید جوزجانی نے اُس کی تصانیف جمع کیں تو دانشنامہ علائی میں ریاضیات

کا فن مفقود پایا جیسا کہ اُس نے مقدمہ میں لکھا ہے، اس لئے اس نے اس کی تلافی شیخ ہی کے رسائل سے کرنا چاہی، اُسے ہندسہ پر شیخ کا ایک مختصر رسالہ مل گیا جیسا کہ وہ اس کتاب کے مقدمے میں لکھتا ہے :-

"دریں باب رسالتے داشتم کہ در اصلہائے ہندسہ کردہ بُود، و درو چنداں یاد کردہ بود ازیں علم (یعنی علم ہندسہ) کہ ہر کہ آں بداند، راہ یابد بدانستن کتاب مجسطی"۔

یہ غالباً اصول اُقلیدس کی تلخیص تھی، ممکن ہے یہ وہی مختصر اُقلیدس ہو جس کا ابن ابی اُصیبعہ نے شیخ کی تصانیف میں ذکر کیا ہے :-

"مختصر اوقلیدس اظنہ المضموم الی النجاۃ"

یا ممکن ہے کوئی دوسرا رسالہ ہو۔ علیٰ کل حال یہ "رسالہ" اُقلیدس کا اختصار تھا جیسا کہ وہ آگے چل کر کہتا ہے :-

"و ایں رسالہ چوں مختصرے است از کتاب اُقلیدس (....) در رو راہ عمل درست رفتہ است و بداں راہ پدید کردم"

اسی طرح علم الہیئۃ میں بھی اُسے شیخ کا ایک مختصر رسالہ مل گیا جیسا کہ وہ اسی مقدمہ میں آگے لکھتا ہے :-

"و رسالۂ دیگر نیز داشتہ کہ در دانستن رصدہائے کلی کردہ است و شناختن ترکیب افلاک (؟) و ایں چوں مختصرے است از کتاب مجسطی"

اور اسی طرح موسیقی میں اُسے شیخ کا ایک مختصر رسالہ مل گیا (شیخ نے موسیقی پر متعدد چھوٹے بڑے رسالے لکھے تھے، ان میں سے ایک مختصر رسالہ "مجموعہ رسائل ابن سینا" میں دائرۃ المعارف حیدر آباد سے شائع ہو چکا ہے) وہ آگے چل کر مقدمہ میں لکھتا ہے۔

"و رسالتے دیگر داشتہ در علم موسیقی، مختصرے ازاں"

لیکن علم الحساب (ارثماطیقی) میں اُسے شیخ کا کوئی رسالہ چھوٹا یا بڑا دستیاب نہیں ہوا۔ لہٰذا اس نے "ریاضیاتِ شفا" کے باب "ارثماطیقی" کو اس کام کیلئے مختصر کیا چنانچہ وہ آگے چل کر مقدمہ میں لکھتا ہے :-

"لیکن در علم ارثماطیقی چیزے نداشتہ از تصانیف او مختصرے۔ پس من از کتاب ارثماطیقی کہ او کردہ است از جملہ کتاب شفا چنداں برچیدم از مسئلہائے او کہ براں علم موسیقی (؟؟؟) در تواں یافتن۔"

اس کے بعد عبدالواحد جوزجانی نے ان چاروں رسالوں کا (یعنی تین شیخ کے مختصر رسالے اور چوتھا "ارثماطیقی شفا" کی اپنی تلخیص ۔ اور یہ چاروں عربی میں تھے) فارسی میں ترجمہ کرکے دانش نامہ علائی میں اضافہ کردیا، چنانچہ وہ آگے لکھتا ہے :-

"و ازیں رسالتہا را بپارسی درہمی کردم و بریں کتاب (یعنی دانش نامہ علائی) پیوستم تا کتاب تمام گردد۔"

اس جگہ وہ "رسالتہا" (بصیغہ جمع) کہتا ہے، اس سے خیال ہوتا ہے کہ جوزجانی نے جو اضافہ کیا تھا وہ ریاضی کے فنونِ چہارگانہ (حساب، ہندسہ، ہیئت اور موسیقی) پر مشتمل تھا، اس خیال کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ برٹش میوزیم (نمبر ۹۵۹۹ - جزء ۱۱×) میں چار رسالوں کا ایک مجموعہ ہے جس کی نشاندہی فہرست نگار نے "رسائل عبدالواحد الجوزجانی" کے نام سے کی ہے۔ ان چار رسالوں کے عنوان بالترتیب "رسالہ در ارثماطیقی" "رسالہ در اصلہائے ہندسہ" "رسالہ در دانستن اصدہائے کلی و شناختن ترکیب افلاک" اور "مختصر در علم موسیقی" ہیں۔

تاریخ ریاضیات میں رسالہ در ارثماطیقی کا مقام | فن حساب (جو علم الحساب = ارثماطیقی سے علیحدہ چیز ہے) یونانیوں نے اہل فنیقیا (PHOENICIANS) سے لیا تھا، بعد میں انھوں نے اس فن میں بڑی ترقی کی اور اسے ایک فلسفیانہ علم بنا دیا، اس سلسلے میں سب سے ممتاز نام اُن کے یہاں فیثاغورث کا ہے۔ لیکن نہ تو فیثاغورث نے اور نہ اس کے متبعین نے اس علم کو باقاعدہ تصانیف میں مدون کیا۔ بعد کے لوگوں میں جنھوں نے علم الحساب (ارثماطیقی) کتابیں لکھیں، نیقوماخس جہراسنی کا نام مشہور ہے، اس کے بارے میں ابن القفطی لکھتا ہے :-

نیقوماخس بن ماخاذن ...... کان فی مدینۃ لیونانیین تسمّی اسطاغیرا من اعمال | نیقوماخس بن ماخاذن ...... یونانیوں کے شہر اسطاغیرا کا رہنے والا تھا جو صوبہ جہراسنی (CHERASNA) کے اعمال

یونان یسمی جہرا نش - وکان نیقوماخس	میں سے تھا - نیقوماخس فیثاغورثی تھا اس نے فیثاغورثی علوم سیکھے
فیثاغوری المذھب قلیل درس علومہ حتی کانت	تھے اور ان میں یہ انہماک بہم پہونچایا تھا کہ یونانی لوگ اُسے فیثاغورثی
یونان لاتعرفہ الا بالفیثاغوری	ہی کی حیثیت سے جانتے تھے .... اس کی مصنفات
ولہ من التصانیف "کتاب الارثماطیقی فی علم العدد"	میں کتاب الارثماطیقی فی علم العدد (Arithameticae) ہے

نیقوماخس کی "کتاب الارثماطیقی فی علم العدد"[1] عرصہ تک لاطینی علماء اور مسلمان فضلاء میں متداول رہی۔ لاطینی میں اس کا ترجمہ Intoductio Arithmetice نے Apuleius of Madaura کے نام سے کیا، عہد اسلام میں اس کتاب کا ترجمہ ثابت بن قرۃ الحرانی (المتوفی ۲۸۸ھ) نے کیا چنانچہ ابن القفطی اُس کے تذکرے میں لکھتا ہے۔

"وہو ترجم کتاب الارثماطیقی"

ثابت بن قرہ کا یہ ترجمہ " المدخل الی علم العدد " کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔

ثابت بن قرہ سے پہلے ابو یوسف یعقوب بن اسحاق الکندی نے اس کا آزاد ترجمہ "کتاب رسالتہ فی المدخل الی الارثماطیقی" کے نام سے کیا تھا، دوسرا آزاد ترجمہ کندی کے شاگرد ابو العباس احمد بن الطیب السرخسی نے کیا۔ اسی زمانہ میں ثابت بن قرہ نے اس کی جوامع بعنوان "جوامع کتاب نیقوماخس فی الارثماطیقی" لکھی، چوتھی صدی میں ابو الوفا البوزجانی نے اس سلسلے میں دو کتابیں لکھیں: "کتاب المدخل الی الارثماطیقی" اور "کتاب فیما ینبغی ان یحفظ قبل کتاب ارثماطیقی" ابو الوفاء کے معاصر علی بن احمد الانطاکی (المتوفی ۳۷٦ھ) نے اس کتاب کی تفسیر "کتاب تفسیر الارثماطیقی" کے عنوان سے لکھی۔

ممکن ہے شیخ بو علی سینا نے بھی "ارثماطیقی نیقوماخس" کا اختصار "مقالہ الارثماطیقی" کے عنوان سے کیا ہو جس کا ابن ابی اُصیبعہ نے اُس کی تصانیف میں ذکر کیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہی مقالہ "ریاضیات شفا" کی "کتاب الارثماطیقی" ہو، بہرحال اتنا ثابت و محقق ہے کہ دیگر فنون ریاضیہ کی طرح شیخ نے فن ارثماطیقی میں بھی بہت سی تحقیقات کی تھیں۔ چنانچہ ابن ابی اُصیبعہ ابو عبید الجوزجانی ہی سے نقل کرتا ہے۔

---

[1] اخبار العلماء باخبار الحکماء لابن القفطی صفحہ ۲۲۰ - ۲۲۱

"فتفرغ من المنطق والمجسطي وكان قد اختصر اوقليدس والارثماطيقي والموسيقي واورد في كل كتاب من الرياضيات زيادات رأى ان الحاجة اليها داعية۔ اما في المجسطي فاورد عشرة اشكال في اختلاف المنظر واورد في آخر المجسطي في علم الهيئة اشياء لم يسبق اليها واورد في اوقليدس وفي الارثماطيقي خواص حسنة" [1]

پس شیخ منطق اور مجسطی (علم الہیئۃ) کے مباحث کی تحریر سے فارغ ہوا، اقلیدس، ارثماطیقی (علم الاعداد) اور موسیقی کے مباحث کو وہ پہلے ہی مختصر کر چکا تھا۔ اس لئے فنون ریاضیات کی ہر کتاب میں وہ اضافے کئے جن کے متعلق اس کا خیال تھا کہ ضروری ہیں۔ مجسطی (علم الہیئت) میں اختلاف منظر (PARALLEX) کی بحث میں دس شکلیں بڑھائیں، نیز آخر مجسطی میں ہیئت کے ایسے مسائل بڑھائے جن کا اگلوں کو خیال بھی نہیں آیا تھا۔ اسی طرح اقلیدس (علم ہندسہ) اور ارثماطیقی (علم الاعداد) میں بڑے اچھے خواص کا اضافہ کیا۔

اور شیخ کے "علم العدد (ارثماطیقی) میں خواص حسنہ" کی ایک خوبصورت تلخیص ابوعبید الجوزجانی نے کی۔ کاش کوئی خدا کا بندہ ان "درر غرر" کو جوہر شناسوں کے سامنے پیش کر سکے۔

[1] طبقات الاطباء جلد ثانی صفحہ ۶ - ۷ -

بیان بابت ملکیت و تفصیلات متعلقہ ماہنامہ برہان دہلی

فارم چہارم

(دیکھو قاعدہ نمبر ۸)

۱- مقام اشاعت	اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶	قومیت	ہندوستانی
۲- وقفہ اشاعت	ماہانہ	سکونت	اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶
۳- طابع کا نام	حکیم مولوی محمد ظفر احمد خاں	۵- ایڈیٹر کا نام	مولانا سعید احمد اکبرآبادی ایم، اے
قومیت	ہندوستانی	قومیت	ہندوستانی
سکونت	اردو بازار جامع مسجد، دہلی ۶	سکونت	علی منزل، ڈگی روڈ، سول لائنز علی گڈھ
۴- ناشر کا نام	حکیم مولوی محمد ظفر احمد خاں	۶- مالک	ندوۃ المصنفین، اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

میں محمد ظفر احمد ذریعہ ہذا اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و اطلاع کے مطابق صحیح ہیں۔

دستخط ناشر

محمد ظفر احمد عفی عنہ

11/3/63